

لیکن ایسے وقت پر، جب اس کے کرم سے عاشق کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تھا۔

۴۔ شرح : غم کھانے والے دوست نے عین آخری وقت میں لعنت

ملامت شروع کر دی، طعنے دیے، ساتھ ساتھ نصیحت بھی کی کہ تمہیں اپنے آپ کو عشق میں اس طرح برباد نہ کرنا چاہیے تھا اور میری جان رک رک کر نکلتی رہی آہ ! کاش غمخوار کے پاس زبان کی تیزی کے بجائے ایک تیز خنجر ہوتا، جو مارتا اور میں رک رک کر مرنے کے بجائے فوراً ختم ہو جاتا۔

غالب کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے، غمخوار کی نصیحتیں یا ملامتیں اس قدر دل آزار ہوتی ہیں کہ کسی کا تیز خنجر مار کر ختم کر دینا بھی اس سے بدرجہا بہتر نظر آتا ہے۔

۵۔ شرح : اے دل ! اُن حسینوں کے پاس نہ بیٹھنا چاہیے، جو ہر وقت عاشقوں کو ستانے کے درپے رہتے ہیں۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ انسان شیر کے منہ میں جا بیٹھے۔

مطلب یہ ہے کہ شیر کے منہ میں جا بیٹھنے سے فوری موت واقع ہوگی اور حسینوں سے دل لگانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آہستہ آہستہ دکھ پہنچا پہنچا کر موت کے گھاٹ اتاریں گے۔

۶۔ لغات - منو کرنا، بڑھنا، بالیدہ ہونا۔

شرح : اے محبوب ! تجھے دیکھ کر چمن میں اس قدر بالیدگی پیدا ہوتی ہے، ہر چیز اس طرح بڑھنے لگتی ہے۔ کہ پھول خود بخود دستار کے گوشے کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ گوشہ دستار پھولوں کے پودوں سے بہت اونچا ہوتا ہے۔ جب تک چمن میں غیر معمولی بالیدگی اور نمو پیدا نہ ہو، پھول گوشہ دستار تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

۷۔ شرح : دیوانہ غالب سر پھوڑ کر مر گیا ہے ہے بڑا افسوس ہے !

وہ ہر روز آ کر تیری دیوار کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ اُس کا وہ بیٹھنا اب یاد آ رہا ہے۔

مولانا طہا لطیف نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ شعر میں خبر سے زیادہ انشائلف